بسم اللہ الرحمن الرحیم

فضائلِ محرم اور بدعاتِ محرم

تحریر: آصف عثمانی

ان الحمد للہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ اما بعد: فرمان الٰہی ہے۔

إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِندَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ فَلَا تَظْلِمُوا فِيهِنَّ أَنفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ (التوبہ: ۳۶)

مہینوں کی تعداد اللہ کے نزدیک کتاب اللہ میں بارہ ہے۔ اسی دن سے جب سے اس نے آسمان وزمین کو پیدا کیا۔ ان میں چار مہینے ادب واحترام والے ہیں۔ یہی سیدھا ودرست دین ہے۔ تم ان مہینوں میں اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو اور تم تمام مشرکوں سے جہاد کرو جیسے کہ وہ سب تم سے لڑتے ہیں اور جان رکھو کہ اللہ متقیوں کے ساتھ ہے۔

مذکورہ بالا آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اللہ کے نزدیک مہینوں کی تعداد بارہ ہے۔ جن میں سے چار حرمت والے ہیں اس بات کی وضاحت نبی کریم ﷺ نے یوں فرمائی

إِنَّ الزَّمَانَ قَدْ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ

زمین وآسمان کی تخلیق کے دن سے زمانہ گردش میں ہے۔ سال بارہ مہینوں کا ہے جن میں سے چار حرمت والے ہیں۔ تین مسلسل ہیں۔ ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم جبکہ ایک مہینہ رجب ہے۔

(صحیح البخاری کتاب بدء الخلق باب ما جاء فی سبع ارضین حدیث نمبر (۳۱۹۷) صحیح مسلم: کتاب القسامۃ والمحاربین باب تغلیظ الدماء والاعراض والاموال (۴۳۸۳)

ان مہینوں کو حرمت والا اس لئے کہتے ہیں کہ ان میں ہر ایسے کام سے جو فتنہ وفساد اور امن عامہ کی خرابی کا باعث ہو، بالخصوص منع فرمایا ہے۔ مثلاً آپس میں لڑائی جھگڑا اور ظلم وزیادتی وغیرہ نافرمانی کے کام کر کے اپنی جانوں پر ظلم کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ ان حرمت والے مہینوں میں قتال کر کے ان کی حرمت پامال کر کے اللہ کی نافرمانی کا ارتکاب نہ کرو۔ ہاں اگر کفار ان مہینوں میں بھی تمہیں لڑنے پر مجبور کردیں تو لڑائی کرنا درست ہی نہیں بلکہ فرض بھی ہے جیسا کہ موجودہ دور میں ہر جگہ مسلمانوں پر کفار کی یلغاریں ہو رہی ہیں تو اس صورت میں حرمت والے مہینوں میں بھی لڑنا ضروری ہو جاتا ہے۔

> ”تم نے اسلام کو بدل ڈالنے والی بہت سی رسمیں اپنا رکھی ہیں مثلاً تم دسویں محرم کو باطل قسم کے اجتماع کرتے ہو کئی لوگوں نے اس دن کو نوحہ وماتم کا دن بنالیا ہے...... کیا ہوا جو حسینؓ اس دن مظلومانہ شہید کیے گئے تو وہ کونسا دن ہے جس دن کوئی نہ کوئی اللہ کا نیک بندہ فوت نہیں ہوا“۔ شاہ ولی اللہؒ

محرم الحرام کی فضیلت:

ماہ محرم الحرام اسلامی سن ہجری کا پہلا مہینہ ہے جس کی بنیاد نبی کریم ﷺ کے واقعہ ہجرت پر ہے۔ اس اسلامی سن کا تقرر اور آغاز استعمال ۱۸ ہجری میں عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ہوا۔ اس لحاظ سے یہ مہینہ تاریخی اہمیت کا حامل ہے لیکن سوال یہ ہے کہ کیا شہادت حسین رضی اللہ عنہ کا اس مہینے کی حرمت سے کوئی تعلق ہے؟ خیال رہے کہ اس مہینے کی حرمت کا سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے واقعہ شہادت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ مہینہ اس لئے قابل احترام ہے کہ اس میں سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ دلگداز پیش آیا۔ یہ خیال بالکل غلط ہے۔ یہ واقعہ شہادت تو نبی کریم ﷺ کی وفات سے پچاس سال بعد پیش آیا جبکہ اس بات سے ہر مسلمان بخوبی واقف ہے کہ دین اسلام نبی کریم ﷺ کی زندگی ہی میں مکمل ہو گیا تھا۔ فرمان الٰہی ہے۔

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا (المائدہ: ۳)

آج میں نے تمہارے لئے دین کو مکمل کر دیا اور تم پر اپنا انعام کامل کر دیا اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہو گیا ہوں۔

تکمیل دین کے بعد کوئی ایسا کام کرنا جس کا نہ تو شریعت اسلامیہ سے کوئی تعلق ہو اور نہ ہی نبی کریم ﷺ سے کوئی نسبت ہو، سراسر غلط اور ناجائز ہے۔ اس لئے یہ تصور اس آیت قرآنی کے سراسر خلاف ہے۔ پھر خود اسی مہینے میں اس سے بڑھ کر ایک اور واقعہ، شہادت پیش آیا تھا یعنی یکم محرم کو خلیفہ ثانی عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ،

اگر بعد میں ہونے والی ان شہادتوں کی شرعاً کوئی حیثیت ہوتی تو شہادت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس لائق تھی کہ اہل اسلام اس کا اعتبار کرتے۔

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت ایسی تھی کہ اس کی یاد منائی جاتی جبکہ یہ تمام واقعات تکمیل دین کے بعد پیش آئے ہیں۔ نہ تو نبی ﷺ کا یوم وفات صحابہ نے کبھی منایا اور نہ باقی خلفاء و صحابہؓ کا یوم شہادت منایا گیا۔ اس لئے ان شخصیات کی یاد میں مجالس عزا ایام مخصوص کرنا اور قائم کرنا دین میں اضافہ کرنا ہے جس کی قطعاً اجازت نہیں۔

حضرت حسینؓ کی مثال تو ہمارے حکمران اور سیاستدان بڑھ چڑھ کر دیتے ہیں کہ وہ باطل کے آگے نہیں جھکے لیکن آج وقت کے غیر متنازعہ فرعون امریکہ کے آگے خود انہوں نے جو سر جھکائے ہوئے ہیں‘ اس پر غور نہیں کیا جاتا

محرم الحرام میں مسنون عمل:

ماہ محرم میں مسنون عمل بالخصوص روزے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کا معمول تھا کہ آپ ﷺ ماہ محرم میں بکثرت روزے رکھتے تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی اس مہینے میں روزے رکھنے کی ترغیب دلاتے جیسا کہ حدیث نبوی میں رمضان کے علاوہ نفلی روزوں میں محرم کے روزوں کو افضل قرار دیا گیا ہے فرمان نبوی ہے (افضل الصیام بعد رمضان شهر الله المحرم) ماہ رمضان کے بعد افضل ترین روزے اللہ کے مہینے محرم کے روزے ہیں۔ (صحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل صوم المحرم (حدیث ۱۱۶۳۔ (۲۷۵۵)

عاشوراء محرم کے روزے کی فضیلت:

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَوَجَدَ الْيَهُودَ صِيَامًا يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي تَصُومُونَهُ فَقَالُوا هَذَا يَوْمٌ عَظِيمٌ أَنْجَى اللَّهُ فِيهِ مُوسَى وَقَوْمَهُ وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهُ فَصَامَهُ مُوسَى شُكْرًا فَنَحْنُ نَصُومُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَحْنُ أَحَقُّ وَأَوْلَى بِمُوسَى مِنْكُمْ فَصَامَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ

نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے اور یہود کو عاشوراء (دس محرم) کا روزہ رکھتے ہوئے پایا۔ آپ نے ان سے کہا‘ یہ کون سا دن ہے جس کا تم روزہ رکھتے ہو۔ انہوں نے کہا‘ یہ بڑا عظیم دن ہے۔ اللہ نے اس دن موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو نجات دی۔ فرعون اور اس کی قوم کو غرق کیا تو موسیٰ علیہ السلام نے شکرانے کے طور پر روزہ رکھا۔ اس لئے ہم بھی اس دن روزہ رکھتے ہیں۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا‘ ہم تم سے زیادہ حق رکھتے ہیں اور موسیٰ علیہ السلام کے زیادہ قریب ہیں۔ لہٰذا رسول اللہ ﷺ نے اس دن روزہ رکھا اور روزہ رکھنے کا حکم فرمایا: (صحیح مسلم: کتاب الصیام۔ باب صوم یوم عاشوراء حدیث / ۱۱۳۰ (۲۶۵۸) مسند احمد ۲/۳۶۰)

اسی طرح بالخصوص یوم عاشوراء کی فضیلت بتلاتے ہوئے فرمایا (یکفر السنة الماضية) وہ پچھلے ایک سال کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ (صحیح مسلم: کتاب الصیام باب استحباب صیام ثلاثة ایام حدیث / ۱۱۶۲)

لیکن بعد میں نبی کریم ﷺ کو خبر ملی کہ یہود اب بھی اس دن کی تعظیم میں روزہ رکھتے ہیں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

(لَئِنْ بَقِيتُ إِلَى قَابِلٍ لَأَصُومَنَّ التَّاسِعَ)

اگر میں آئندہ سال زندہ رہا تو میں ضرور ۹ تاریخ کا روزہ رکھوں گا“ (صحیح مسلم: کتاب الصیام باب ای یوم یصام فی عاشوراء؟ حدیث / ۱۱۳۴) لیکن آئندہ محرم سے پہلے ہی آپ ﷺ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

حدیث لئن بقیت الی قابل کے راوی عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا قول مصنف عبدالرزاق اور بیہقی میں موجود ہے جس سے یہی مفہوم بنتا ہے کہ ۹ اور ۱۰ محرم دونوں روزے رکھنے چاہئیں تو محدثین کا ایک اصول یہ بھی ہے کہ راوی حدیث کا اس روایت سے اخذ و استنباط زیادہ معتبر ہے تو ۹‘ ۱۰ محرم دونوں کے روزے رکھنے صحیح و درست ہیں۔

۱۔ ۱۰ محرم کا روزہ آپ ﷺ نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے نجات پانے کی خوشی میں رکھا تھا اور صحیح حدیث میں واضح طور پر اعلان کیا فنحن احق واولی بموسی منکم اور اس امر سے آپ کی دستبرداری مروی نہیں لہٰذا اس اعتبار سے ۱۰ محرم کا روزہ بہر حال مسنون ہے۔

۲۔ کسی دن کی تاریخی حیثیت کو بدلا نہیں جا سکتا بصورت دیگر اس کی مقررہ فضیلت و ثواب سے محروم ہونا لازم آتا ہے۔

قابل عمل صورت:

عاشوراء محرم کے روزے سے فیض یاب ہونے والے کے لئے درج ذیل صورت قابل عمل ہے۔ عاشوراء (دس محرم کے روزے سے پہلے ۹ نو محرم کا روزہ۔ یہ افضل صورت ہے یا ۱۰ محرم کے ساتھ "۱۱ محرم کا روزہ یا ۹۔ ۱۰ اور ۱۱ محرم پے در پے تین روزے رکھ لئے جائیں۔

ماہ محرم اور مروجہ بدعات و رسومات:

واقعہ کربلا نبی کریم ﷺ کی وفات اور دین محمدی ﷺ کی تکمیل کے تقریباً ۵۰ سال بعد پیش آیا۔ ایک تاریخی سانحہ ہے لیکن واقعہ شہادت حسین رضی اللہ عنہ کی وجہ سے شیطان کو بدعتوں اور ضلالتوں کے پھیلانے کا موقعہ مل گیا چنانچہ کچھ لوگ ماہ محرم کا چاند نظر آتے ہی اور بالخصوص دس محرم میں نام نہاد محبت کی بنیاد پر سیاہ کپڑے زیب تن کرتے ہیں۔ سیاہ جھنڈے بلند کرتے ہیں۔ نوحہ و ماتم کرتے ہیں۔ تعزیئے اور تابوت بناتے ہیں۔ منہ پیٹتے اور روتے چلاتے ہیں۔ بھوکے پیاسے رہتے ہیں۔ ننگے پاؤں پھرتے ہیں۔ گرمی ہو یا سردی‘ جوتا نہیں پہنتے۔ نوحہ اور مرثیے پڑھتے ہیں۔ عورتیں بدن سے زیورات اتار دیتی ہیں۔ ماتمی جلوس نکالے جاتے ہیں۔ زنجیروں اور چھریوں سے خود کو زخمی کیا جاتا ہے۔ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ اور دیگر شہداء کی نیاز کا شربت بنایا جاتا ہے۔ پانی کی سبیلیں لگائی جاتی ہیں۔ (حالانکہ اس دن روزہ رکھنا نبیؐ کا مسنون اور افضل عمل ہے جیسا کہ پیچھے مذکور ہے) عاشوراء محرم کے دوران شادی و خوشی کی تقاریب نہ کرنا (جبکہ شریعت محمدیؐ میں اس کی کوئی ممانعت نہیں ورنہ باقی سارا سال بھی دیگر

جید صحابہ کی شہادت کے سوگ مناتے گزر جائے گا) شہادت کا سوگ ہر سال منانا' یہی نہیں بلکہ عظیم صحابہ واسلاف کو گالیاں دینا' طعن و تشنیع کا نشانہ بنانا اور دیگر مختلف قسم کی خود ساختہ خرافات ان صحابہ واسلاف کی طرف منسوب کرنا اور ان بے گناہ لوگوں کو اپنی لپیٹ میں لے لینا جو دین اسلام کے اولین راوی ہیں' جن کے بغیر دین اسلام کا کوئی شعبہ مکمل نہیں ہوتا' جنہیں واقعات کربلا سے دور ونزدیک کا بھی کوئی تعلق نہیں تھا۔ پھر واقعہ کربلا کی جو کتابیں پڑھی جاتی ہیں' وہ زیادہ تر اکاذیب واباطیل کا مجموعہ ہیں جن کا مقصد فتنہ وفساد کے نئے دروازے کھولنا اور امت میں پھوٹ ڈالنا ہے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ یہ تمام بدعات وخرافات ایک خاص مذہب کی ترویج و تبلیغ اور اس کو سہارا دینے کے لئے ایک سوچی سمجھی پلاننگ کا نتیجہ ہیں جن کی ادائیگی میں امن عامہ قائم نہیں رہ سکتا جیسا کہ سب جانتے ہیں' اسلام امن و آشتی کا دین ہے۔ دیکھا دیکھی' ہمارے اہل سنت بھائیوں نے بھی اس نسبت سے ایسے کام شروع کردیئے جن کا شریعت اسلامیہ میں کوئی وجود نہیں' جو سراسر بدعات وضلالت پر مبنی امور ہیں' جن کی دین اسلام قطعاً اجازت نہیں دیتا۔ یہ حضرات اپنے زعم میں اس مہینے کا احترام کرتے ہوئے اس کی تقدیس واحترام کو پامال کردیتے ہیں اور ثواب حاصل کرنے کی بجائے گناہوں کا بوجھ اپنے اوپر مسلط کرلیتے ہیں اور گنہگار بن کر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے نافرمانوں کی لسٹ میں اپنا نام درج کروالیتے ہیں۔ زیر نظر مضمون میں نیک نیتی کی بنا پر انہی بدعات وخرافات سے نقاب کشائی کی گئی ہے تاکہ حقیقت حال سے عام واقفیت رکھنے والے ہمارے بھائی اصل حقیقت سے روشناس ہوجائیں اور اہل ایمان کا لباس تقوی اور ان کی ردائے ایمان ان منحوس کانٹوں میں الجھنے نہ پائے اور ان کا یہ نورانی لباس بفضل اللہ تعالی ہمیشہ کے لئے ایسے بدنما سیاہ داغ دھبوں سے محفوظ رہے۔ کسی فرقہ وگروہ کی دل آزاری قطعاً مقصود نہیں البتہ جو کوئی قرآن وسنت کی زد میں آجائے' اس کو اپنے بارے میں خود سوچنا چاہئے۔ اپنے انداز فکر کو قرآن وسنت کے مطابق تبدیل کرنا چاہئے کہ اسی میں دنیا وآخرت کی کامیابی ہے۔

ماہ محرم الحرام میں عام دستور ورواج کے مطابق شہادت حسین رضی اللہ عنہ اور واقعات کربلا کے حوالے سے' بازاروں دوکانوں' ریڈیو' ٹی وی اور دیگر مجالس میں لوگوں کے سامنے مکذوبہ' موضوعہ اور ضعیفہ من گھڑت خود ساختہ داستانیں اور قصے بڑی رنگ آمیزی سے بیان کئے جاتے ہیں جس میں وہ خود بھی روتے ہیں اور سننے والوں کو بھی رلاتے ہیں۔ ذاکرین تو اس ضمن میں جو کچھ کرتے ہیں' وہ کسی پہ مخفی نہیں لیکن بدقسمتی سے بہت سے اہل سنت کے واعظین خوش گفتار اور خطیب حضرات گرمئ محفل اور عوام سے داد وتحسین وصول کرنے کیلئے ان واقعات کا تذکرہ کرتے ہیں جو ذاکرین کی مخصوص ایجاد اور ان کی انفرادیت کے غماز ہیں۔ سنی عوام گریہ وزاری' آہ وبکا کا وہی منظر پیش کرتے ہیں جو ان کی مجالس سے زیادہ مختلف نہیں ہوتا۔ سب سے زیادہ افسوس کی بات یہ ہے کہ جو لوگ کربلا کا فسانہ اور شہید مظلوم کی خود ساختہ داستانیں اور ان پر پانی بند ہونے کے جھوٹے قصے لوگوں کو سنتے سناتے ہیں' وہی محرم کے مہینے

حضرت حسینؓ جن بدعات وخرافات سے روکتے تھے' آج الٹا انہی کو حضرت حسینؓ سے محبت کا معیار بنالیا گیا

شربت کے مٹکے اور قسم قسم کے گانوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ شہادت تو ایک انمول اعزاز کو کہتے ہیں جس پر سیدنا حسین رضی اللہ عنہ فائز ہوئے۔ شہید زندہ ہوتا ہے نہ کہ مردہ

ہمارے بہت سے سنی بھائی' بہن رافضی حضرات کی دیکھا دیکھی بھی اور کچھ ان کے وسیع پروپیگنڈے کے شکار ہو کر بھی درج ذیل بدعات کا ارتکاب کرتے ہیں۔

۱۔ مجالس شہادت جن میں سنی عوام گریہ وزاری کا وہی منظر پیش کرتے ہیں جو مجالس روافض سے زیادہ مختلف نہیں ہوتا۔

۲۔ ریڈیو۔ ٹی وی اور دیگر مجالس میں سنی گویے نوحے اور مرثیے پڑھتے ہیں۔

۳۔ محرم کی دس تاریخ کو چولہے اوندھے کردیئے جاتے ہیں۔

۴۔ نوبیاہی عورتیں یوم عاشوراء اپنے اپنے میکے میں گزارتی ہیں۔

۵۔ زیورات کا پہننا شہادت حسین رضی اللہ عنہ کے غم میں ترک کردیتی ہیں۔

اس کے علاوہ توہم پرست لوگوں نے اور بھی بہت سے باطل خیال قائم کرلئے ہیں۔ مثلاً مہینہ کے پہلے دس دنوں میں اگر کوئی اپنی بیوی سے ہم بستری کرے گا تو اولاد منحوس ہوگی یا ناقص العقل ہوگی۔ شادی ہو تو مبارک نہ ہوگی۔ کچھ اس قسم کا خیال عرب کے جاہل لوگوں کا تھا۔ وہ ماہ شوال کے مہینہ کو منحوس سمجھتے اور اس میں شادی نہیں کرتے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے ان کے اس خیال باطل کو توڑنے کے لئے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے شادی ماہ شوال میں کی اور رخصتی بھی اسی مہینے میں ہوئی۔ اسلام میں اس قسم کی مشقتوں کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ دوسری طرف ایسے حضرات کو عاشوراء محرم کے دوران شادیاں بھی کرنی چاہئیں جیسا کہ ان کے بیان کردہ افسانوں کے مطابق سیدنا قاسم کی مہندی میدان کربلا میں عاشوراء کی شب لائی گئی تھی جبکہ معلوم ہونا چاہئے کہ دولہا اور دلہن کی رسم مہندی ایک خالصتاً ہندی رسم ہے۔ عرب کے علاقوں میں آج بھی مہندی نام کی کوئی رسم نہیں پائی جاتی۔ اسلام میں کسی بھی شخص کی موت یا شہادت پر تین دن سے زیادہ کا سوگ نہیں۔ ماسوائے بیوہ عورتوں کے۔ وہ اپنے خاوندوں کی اموات وشہادت پر چار ماہ دس دن سوگ کے لئے زیب وزینت کو ترک کرتی ہیں لیکن اس سوگ کا ہر سال اعادہ نہیں کرتیں۔

ماہ محرم کے حوالہ سے ایک اور کام جس کا قرآن وحدیث میں کوئی ثبوت نہیں ہے' کجیاں' ٹھوٹھیاں بھرنا ہے' معلوم نہیں اس چیز کا شہادت حسین رضی اللہ عنہ سے کیا تعلق ورشتہ ہے۔ دس محرم کا سورج طلوع ہوتے ہی عورتیں اور مرد ان کجیوں میں لسی یا دودھ ڈالتے ہیں۔ ٹھوٹھیوں میں حلوہ یا کھیر بھرتے ہیں اور بچوں میں بانٹنا شروع کردیتے ہیں۔ کچھ حضرات مٹی کے کچے پیالے لے کر ان میں کھیر ڈال کر بانٹتے ہیں۔ کچھ حلیم کی دیگیں پکا کر تقسیم کرتے ہیں۔ ماہ محرم میں ایک اور خلاف شرع کام یہ کیا جاتا ہے کہ محرم کے آغاز سے ہی قبروں کی لیپا پوتی کا کام شروع ہوجاتا ہے۔ جوں جوں ۱۰ محرم قریب آتا جاتا ہے' قبرستانوں میں رونق کے اندر اضافہ ہوجاتا ہے۔ ۱۰ محرم کا سورج طلوع ہوتے ہی لوگ جوان بہو' بیٹیوں کو لے کر قبرستانوں کی جانب نکل پڑتے ہیں۔ پھولوں اور اگربتیوں کے سٹال لگائے جاتے ہیں۔ قبروں کی لیپا پوچی کی جاتی ہے۔ ان پر مرد وزن اکٹھے مٹی ڈالتے ہیں جس سے کئی ایک غیر شرعی قباحتیں لازم آتی ہیں مثلاً بے پردگی' محرم کے بغیر گھر سے نکلنا وغیرہ۔ پھر مٹی ڈالنے کے بعد قبر پر کھڑے ہو کر شیرینی تقسیم کی جاتی ہے۔ اور کہا جاتا ہے اگر کوئی مٹی ڈالنے کے بعد شیرینی تقسیم نہ کرے تو قبر والے پر بوجھ رہتا ہے۔

یہ سب من گھڑت اور بدعات و خرافات پر مبنی افعال ہیں۔ قبروں کی زیارت کا حکم تو نبی ﷺ نے اس لئے دیا ہے کہ اس سے آخرت کی یاد تازہ ہوتی رہے۔ اگر وہاں پر اس قدر پر رونق سماں پیدا کیا جائے تو بلاشبہ یہ شرعی مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ اور شریعت اسلامیہ نے قبروں کی زیارت کے لئے کوئی خاص دن بھی مقرر نہیں کیا لہذا کسی خاص دن میں زیارت کو مقید کر دینا بھی شریعت اسلامیہ کے منافی عمل ہے۔ خستہ قبر کو درست تو کیا جا سکتا ہے لیکن اس کے لئے کوئی دن مقرر کرنا یا انہیں پختہ کرنے کی کسی صورت اجازت نہیں۔ دنیا میں جنت البقیع بہترین قبرستان ہے۔ دور نبوی ﷺ یا دور صحابہ رضی اللہ عنہم میں کبھی وہاں دس محرم کو اس طرح میلہ نہیں لگایا گیا اور نہ مٹی اور پھول ڈالنے کا اہتمام کیا گیا۔

رسومات محرم پر سلف علماء کرام رحمھم اللہ کا تبصرہ:

۱۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ترجمہ: اے بنی آدم تم نے اسلام کو بدل ڈالنے والی بہت سی رسمیں اپنا رکھی ہیں مثلاً تم دسویں محرم کو باطل قسم کے اجتماع کرتے ہو۔ کئی لوگوں نے اس دن کو نوحہ و ماتم کا دن بنالیا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کی مشیت سے حادثے ہمیشہ رونما ہوتے ہی رہتے ہیں۔ اگر سیدنا حسین رضی اللہ عنہ اس دن (مظلوم شہید کے طور پر) قتل کئے گئے تو وہ کون سا دن ہے جس میں کوئی نہ کوئی اللہ کا نیک بندہ فوت نہیں ہوا (لیکن تعجب کی بات ہے کہ) انہوں نے اس سانحہ شہادت مظلومانہ کو کھیل کود کی چیز بنالیا۔ تم نے ماتم کو عید کے تہوار کی طرح بنالیا۔ گویا اس دن زیادہ کھانا پینا فرض ہے اور نمازوں کا تمہیں کوئی خیال نہیں جو فرض عین ہے۔ ان کو تم نے ضائع کر دیا۔ یہ لوگ ان ہی من گھڑت کاموں میں مشغول رہتے ہیں۔ نمازوں کی توفیق ان کو ملتی ہی نہیں۔ (بحوالہ تفہیمات الالہیہ ۱/ تفہیم:۶۹/ ۲۸۸۔ طبع حیدر آباد سندھ ۱۹۷۰ء)

۲۔ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ ۳۵۴ ہجری کے واقعات میں ماتمی جلوسوں کے سلسلے میں لکھتے ہیں۔

ترجمہ: یہ (ماتمی مجالس وغیرہ) کی رسمیں اسلام میں ان کی کوئی ضرورت نہیں۔ واقعتاً اگر یہ اچھی چیز ہوتی تو خیر القرون اور اس امت کے ابتدائی اور بہتر لوگ اس کو ضرور کرتے۔ وہ اس کے سب سے زیادہ اہل تھے۔ (بات یہ ہے) کہ اہل سنت (سنت نبوی کی) اقتداء کرتے ہیں۔ اپنی طرف سے بدعتیں نہیں گھڑتے۔ (البدایہ والنہایہ ۱۱/ ۲۷۱)

شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ نے اپنی کتاب صراط مستقیم صفحہ ۵۹ پر تحریر فرمایا ہے۔ (فارسی عبارت کا خلاصہ یہ ہے)

پاک و ہند میں تعزیہ سازی کی جو بدعت رائج ہے یہ شرک تک پہنچا دیتی ہے کیونکہ تعزیے میں سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی قبر کی شبیہ بنائی جاتی ہے اور پھر اس کو سجدہ کیا جاتا ہے اور وہ سب کچھ کیا جاتا ہے جو بت پرست اپنے بتوں کے ساتھ کرتے ہیں۔ اور ان معانی میں یہ پورے طور پر بت پرستی ہے۔ (اعاذنا اللہ منہ)

امام احمد رضا خان صاحب بریلوی

ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں۔

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین خلفائے مرسلین

ذیل میں۔ ۱۔ بعض اہل سنت وجماعت عشرہ محرم میں نہ تو دن بھر روٹی پکاتے ہیں اور نہ جھاڑو دیتے ہیں اور کہتے ہیں بعد دفن تعزیہ روٹی پکائی جائے گی۔

۲۔ ان دس دنوں میں کپڑے نہیں بدلتے۔ ۳۔ ماہ محرم میں کوئی شادی بیاہ نہیں کرتے۔ ۴۔ ان ایام میں سوائے امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کے کسی کی نیاز فاتحہ نہیں دلاتے۔ یہ جائز ہے یا ناجائز۔ (بینوا توجروا)

جواب: پہلی تینوں باتیں سوگ ہیں سوگ حرام ہے اور چوتھی بات جہالت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم (حوالہ احکام شریعت مسئلہ نمبر ۱۵۰۔ محرم الحرام (۱۳۲۸ھ)

دعوت فکر:

مکرم ومحترم قارئین! یہ قانون فطرت ہے کہ ہر ایک چیز نے فنا ہونا ہے اور ہر ایک متنفس چیز نے موت کا منظر دیکھنا ہے اور اس سے کسی کو انکار نہیں خواہ کوئی نبی ہو یا ولی۔

الموت كاس كل ناس شاربوها
والقبر باب كل ناس داخلوها

لیکن بعض اموات ایسی ہولناک اور پریشان کن ہوتی ہیں کہ جن کے حزن وملال کی داستان الفاظ سے نہیں بیان کی جاسکتی اور ایسے اندوہناک حادثات کے احساس وشعور کو تعبیر کرنے سے زبان وقلم عاجز ہوتے ہیں۔ صرف ایک ہی کلمہ ہے جس سے ان احساسات کی تعبیر ممکن ہے اور وہ یہ کلمہ ہے جسے مسلمان اپنے رب کے حکم کی تعمیل میں ایسے موقعوں پر بار بار دہراتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ انا لله وانااليه راجعون ۔ یعنی اس صدمہ کے احساسات کو تعبیر کرنے اور اس کے اثرات کو زائل کرنے کے لئے جل شانہ نے ایک نسخہ کیمیا بتایا ہے جس میں انسانی زندگی کی حقیقت مضمر ہے کہ انسان کی آمد ورفت تمام کچھ اللہ ہی کے لئے ہے۔ لیکن افسوس! کہ بعض نفس پرست لوگوں نے اللہ کے اس بتائے ہوئے نسخہ کو چھوڑ کر اپنے زخموں کی مرہم کرنے کے لئے نئے نئے طریقے ایجاد کر لئے ہیں۔ ان متفرق طریقوں سے ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ بعض لوگ محبت اور غلو عقیدت یا مکروفریب اور دھوکہ دہی کی وجہ سے سینہ کوبی اور ماتم وغیرہ شروع کر دیتے ہیں اور اپنے جسم اور جسم کے بالوں کو نوچنا اور اپنے گریبانوں کو چاک کرنا اپنا علاج سمجھتے ہیں اور بآواز بلند نوحہ کرنے اور آوازہ کسنے 'واویلا کرنے میں اپنی شفا تصور کرتے ہیں حالانکہ یہ تمام چیزیں اسلام میں ممنوع اور حرام ہیں لیکن اس کے باوجود بھی بعض لوگ انہی میں اپنی شفا سمجھتے ہیں۔ اور اس کو اپنے لئے باعث افتخار اور خاص شعار سمجھتے ہیں۔ درحقیقت یہ سب کچھ اسلام سے دوری اور پہلو تہی کا نتیجہ ہے اور پھر اس انسان پر جس کی موت بھی شہادت کی موت ہو اور اس پر مستزاد یہ کہ اس کو دنیا ہی میں جنت کی بشارت مل چکی ہو اور بشارت بھی اس درجہ کی کہ کسی اور کے نصیب بھی نہ ہو اور پھر اس انسان پر جس نے اپنی تمام زندگی خرافات کے قلع قمع کرنے میں گزاری ہو اور مرتے دم بھی زبان پر ان کے خلاف ہی الفاظ ہوں اس کی موت پر ایسا کرنا کسی منصف مزاج انسان کے نزدیک اس کے ساتھ محبت والفت کا طریقہ نہیں ہو سکتا بلکہ عدل وانصاف کے منافی اور اس پر زیادتی ہے۔ جبکہ ان سے محبت کا تقاضا تو یہ ہے کہ ہم وہ کام کریں جو وہ کرتے تھے۔ بقول شاعر

لوكنت صادقا فى حبه لاطعته
لان المحب لمن يحب مطيع

اگر تجھے اپنے محبوب سے سچی محبت ہوتی تو اس کی باتیں مانتا کیونکہ محبت کرنے والا اپنے محبوب کا اطاعت گزار ہوتا ہے۔

محترم قارئین! اگر ہماری محبت واقعی سچی اور مبنی بر خلوص ہے تو چاہئے کہ ان کی باتیں مانی جائیں۔ وہ کام کئے جائیں جو وہ پسند کرتے تھے۔ نماز سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی محبوب ترین چیز تھی۔ انہوں نے ساری زندگی باقاعدگی سے نماز ادا کی۔ نماز ترک کرنا تو درکنار کبھی نماز کی ادائیگی میں ذرا سی سستی وکاہلی کا مظاہرہ بھی نہیں کیا نہ کسی سے دھوکہ کیا' انہوں نے داڑھی بھی سنت کے مطابق رکھی ہوئی تھی۔ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ تقویٰ کے اعلیٰ معیار پر فائز تھے۔ خشیت الٰہی ان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی غرضیکہ انہوں نے زندگی بھر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کی کبھی خلاف ورزی اور نافرمانی کا سوچا بھی نہیں لیکن ہم تمام کاموں سے عاری ہیں۔ ہماری زندگیاں ہمارے روزمرہ کے معمولات بالکل ان کی زندگی کے برعکس ہیں اور یہاں ہم ایک دوسرے پر فتوے لگاتے ہیں اور ان کی محبت کے کھوکھلے دعوے کرتے ہیں۔ ان کی محبت میں بڑے بڑے عظیم وبزرگ صحابہ رضی اللہ عنہم کو بھی طعن وتشنیع کا نشانہ بنانے سے باز نہیں آتے حالانکہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نے بذات خود اپنی پوری زندگی صحابہ رضی اللہ عنہم تو درکنار' کسی عام آدمی سے بھی ہتک آمیز سلوک نہیں کیا۔ ایک طرف تو اتنے بڑے بڑے دعوے اور دوسری طرف زندگیوں میں اتنا تفاوت' یہ کہاں کا انصاف ہے؟ ہم ہیں کہ اس قسم کی رسومات' بدعات خرافات واختراعات میں اپنا وقت 'مال اور وسائل برباد کر رہے ہیں جبکہ دین اسلام کے دشمن تو ہر وقت اسلام اور اس کے ماننے والوں کو صفحہ ہستی سے مٹا دینے کے لئے طرح طرح کی سازشوں میں مصروف ہیں۔ امریکہ میں مسلمانوں کے ساتھ جو سلوک ہو رہا ہے فلسطین' بھارت چیچنیا' بوسنیا' کشمیر' اریٹریا' افغانستان' عراق غرضیکہ پوری دنیا میں جس بے دردی سے مسلمانوں کا قتل عام ہو رہا ہے' جس طرح سے ان کی عزتوں کو برباد کیا جا رہا ہے' ہونا تو یہ چاہئے کہ ہم سب کفار کے اس ظلم وستم کے سامنے آہنی دیوار بن جائیں اور اتحاد ویگانگت کی ایسی مثال پیش کریں کہ دشمن پر ہماری دھاک بیٹھ جائے لیکن ہم میں ان جذبات کا تاحال فقدان ہے۔ حیرانی ہے کہ حسینؓ کی مثال تو ہمارے حکمران اور سیاستدان بھی بڑھ چڑھ کر دیتے ہیں کہ انہوں نے باطل کے آگے سر جھکانے سے انکار کر دیا لیکن آج وقت کے بڑے فرعون امریکہ کے آگے خود انہوں نے جو سر جھکائے ہوئے ہیں' اس پر غور نہیں کیا جاتا۔ آج ہم سب کو مل کر یہ ثابت کر دینے کی ضرورت ہے کہ ہمیں اللہ ورسول ﷺ تمام صحابہؓ' تمام خلفاء راشدین اور اہل بیت سے سچی محبت ہے۔ آخر میں اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس مہینے کا حقیقی احترام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور فضول رسومات اور بدعات وخرافات سے ہماری حفاظت فرمائے۔ آمین